ڈاکٹر بہاء الدین ایوارڈ یافتہ

فردوسِ سخن

کاشف شکیل



ناشر

انٹرنیشنل ختم نبوت ریڈرز کلب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فردوسِ سخن

کاشف شکیل

ناشر

انٹرنیشنل ختم نبوت ریڈرز کلب

نام کتاب	:	فردوسِ سخن
مصنف	:	کاشف شکیل
موبائل	:	7408150761
ناشر	:	انٹرنیشنل ختم نبوت ریڈرز کلب
صفحات	:	80
طبع اول	:	جولائی ۲۰۲۳ء
طبع دوم	:	مئی ۲۰۲۴ء
تعداد	:	۱۰۰۰
مطبع	:	ریڈ ینٹ آرٹس، ممبئی

فہرست

انتساب

خالق کے نام کہ صرف یہ شعری مجموعہ ہی نہیں بلکہ میری زندگی اور موت بھی اسی سے منسوب ہے۔

پیغمبر کے نام جس نے ان من الشعر لحکمۃ کہا۔

امی کے نام جو صرف میری دنیا ہی نہیں بلکہ میری آخرت بھی ہیں۔

ابو کے نام کہ میرا نام ہی نہیں بلکہ میرا وجود بھی انہیں سے ہے۔

بے لوث محبتوں اور بے پناہ شفقتوں والی بڑی بہن پروین کے نام جو بچپن سے ہی اپنا حصہ میرے لیے قربان کرتی رہی۔ جس کی ہر لڑائی میرے ساتھ رہتی یا میرے لیے۔

اور پیار سے بھی زیادہ پیاری چھوٹی بہن رمشا کی پیار بھری شرارتوں کے نام جس نے مجھے میرے بچپن سے نکلنے نہ دیا۔

اپنے بھانجے ذہیب زماں کے نام جو ننھا فرشتہ بن کر میری انگلیاں تھامتا ہے۔

ان سب کے نام جن کا مجھ سے کسی بھی قسم کا تعلق ہے خواہ محبت کا یا عداوت کا۔

فردوس سخن ایک پیغام، ایک اسلوب

رشید سمیع سلفی

فردوس سخن معتبر شاعر کاشف شکیل صاحب کی نعتوں کا مجموعہ ہے جو منصۂ شہود پر آتے ہی ہاتھوں ہاتھ لیا گیا۔ اس کی مقبولیت کی دلیل یہ ہے کہ پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے اور دوسرا ایڈیشن زیور طباعت سے آراستہ ہونے جارہا ہے۔ نعت گوئی ایک دقیق اور لطیف صنف سخن ہے۔ سنجیدہ نعت لکھنا تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے۔ نعت نویسی کی ایک تاریخ ہے۔ شاعروں کی ایک کثیر تعداد نے اس فن میں طبع آزمائی کی ہے۔ نعت ذوق جمال کو سیراب کرتی ہے اور ساز دل پر عقیدت کا نغمہ چھیڑتی ہے۔ اس لطیف صنف کی کشش یہ ہے کہ غیر مسلم شعراء نے بھی اس جہت میں طبع آزمائی کی ہے اور تکمیل شوق کا یہ جواز پیش کیا ہے۔ مہندر سنگھ بیدی کہتے ہیں:

عشق ہو جائے کسی سے کوئی چارہ تو نہیں
صرف مسلم کا محمد پہ اجارہ تو نہیں

نعتیہ کلام کی تخلیق کے لیے صرف مہارت فن نہیں بلکہ عقیدت و محبت کی حدت بھی درکار ہے اور اس جذبہ کے ساتھ دین و سیرت کی آگہی بھی ضروری ہے۔ یہ شعور اگر کمزور ہو تو نعت کے باب میں ضلالت کی دراندازی شروع ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ سلسلہ شرک تک ممتد ہوتا جاتا ہے۔ غیر سنجیدہ طبعیتوں نے نعت کو مبالغہ، افراط، کذب، انحراف اور تکلف کا خوب مشق ستم بنایا ہے۔ یہاں تک کہ شہباز تخیل کی اڑان الوہیت کی فضاؤں میں داخل ہو جاتی ہے اور من گھڑت مضامین سے شغل فرمانے لگتی ہے۔ ان تمام حدود و قیود کو سامنے رکھ کر کاشف شکیل صاحب کا مجموعہ ''فردوس سخن'' پڑھیے تو دل میں جمال فن، کمال سخن اور فکری سلامت روی کا نقش بیٹھ جاتا ہے۔ کاشف صاحب کم عمری میں ایک پختہ کار شاعر ہونے کے ساتھ ایک مستند عالم دین بھی ہیں۔

آپ کی غزلیں بھی شاد کام کرتی ہیں تاہم نعت کی بساط پر آپ کا قلم غزل کی شوخیاں بھول کر ادب و متانت کے گل کترتا ہے۔

کاشف شکیل کا نام علمی و ادبی دنیا میں ایک معروف نام ہے۔ جامعہ سلفیہ سے عالم، جامعہ عالیہ سے فاضل، جامعہ دارالسلام عمرہ باد سے دعوہ کرنے کے ساتھ آپ نے مہاراشٹر کالج سے بی اے اور ممبئ یونیورسٹی سے ایم اے کرنے کے بعد پہلی فرصت میں ہی جے آر ایف کوالیفائی کیا ہے اوراب ریسرچ اسکالر ہو گئے ہیں۔

''فردوس سخن'' میں آپ نے معیار بلند کے ساتھ ثقاہت، اصابت اور عدالت کے ساتھ نعت کو برتا ہے۔ الوہیت اور عبودیت کے درمیان کے خط امتیاز کو قدم قدم پر ملحوظ رکھا ہے۔ اسلامی اصولوں کی مشعل لے کر آگے بڑھے ہیں۔ جبکہ نعت نویسی کی صنف میں غیر معیاری شعرانے جو دھما چوکڑی مچائی ہے وہ دین توحید کے دامن پر کسی داغ سے کم نہیں ہے مگر فردوس سخن کا راہرو اس احتیاط کے ساتھ ہر منزل سے گزرا ہے کہ بدنام زمانہ لفظ

''عشق'' سے بھی کوئی سروکار نہیں رکھا ہے۔ نعت کے ہر شعر میں محبت کی لو بھڑک رہی ہے گویا آپ نے نعت کی شکل میں اہل سخن کو ایک ایسا اسلوب عطا کیا ہے جو دین پسند اور معتدل مزاج شعراء کے لیے کسی نعمت سے کم نہیں۔ آپ کے اسلوب نعت نویسی میں پھولوں کی شگفتگی، دریاؤں کی روانی، بہاروں کی تازگی، زبان کی حلاوت، جذبوں کی حرارت، لفظوں کا وقار، تعبیرات کا جادو، تراکیب کا حسن، قلب کا سوز اور روح کا ساز ہے۔ الغرض ''فردوس سخن'' ایک خوش رنگ ادبی گلدستہ ہے جس سے انواع واقسام کی کلیوں کی رنگینی اور خوشبو پھوٹتی محسوس ہوتی ہے۔ شاعر رموز شعر سے آگاہ اور تخلیقی شعور سے بہرہ ور ہے، اس لیے یہ مجموعہ کلام، بڑا گرانقدر اور وقیع ہے۔ اللہ رب العزت صاحب کتاب کی اس کاوش کو شرف قبولیت بخشے آمین۔

فردوس سخن مثل مشک ختن

حافظ جلال الدین قاسمی (مالیگاؤں)

اصطلاح میں اللہ تعالی کی تعریف کے منظوم اظہار کو ''حمد''، مدحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نظمی انداز کو ''نعت''، کسی اہل اللہ کی منظوم تعریف کو ''منقبت'' اور کسی امیر و رئیس کی مدح کے منظومات کو ''قصیدہ'' کہا جاتا ہے۔

اردو شاعری کی تاریخ میں حمد کا آغاز دکن سے ہوتا ہے۔ ملحوظ رہے کہ مناجات، حمد ہی کا حصہ ہے۔ صنف نعت کا آغاز سب سے پہلے عربی زبان میں، اس کے بعد دوسری زبانوں میں اس کا رواج ہوا۔

منقبت بھی شاعری کی نہایت اہم صنف ہے۔

صنف نعت، شاعری کی اعلیٰ ترین قدروں میں شمار کی جاتی ہے۔ یہ صنف بادی النظر میں بہت آسان ہے مگر حقیقت میں یہ

بہت ہی مشکل صنف ہے۔ نعت کہتے وقت اس کا پاس و لحاظ رکھنا بے حد ضروری ہے کہ آداب شریعت اور آداب محبت میں حد درجہ توازن ہو اور اسی وقت ممکن ہے جب شاعر عقیدہ سلیمہ، جذبہ صادق اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گہری محبت رکھتا ہو۔

کاشف شکیل نے اپنی اس شعری کاوش "فردوسِ سخن" میں ان تینوں اصناف میں طبع آزمائی کی ہے اور میدان قرطاس پر ان کے قلم کی جولانیاں قابل دید ہیں۔ کاشف شکیل کی شعر گوئی کی ایک مخصوص طرز ادا ہے۔ ان کے ہر ہر شعر پر اجمل سراج کے اس شعر کا انطباق مبالغہ نہ ہوگا ؎

شاید یہ کوئی ریزۂ دل ہے کہ سرِ چشم
مانند مہ و مہر چمکتا ہے تہہ آب

شعر کہتے ہوئے کاشف شکیل نے پرشکوہ الفاظ و تراکیب سے زیادہ جذبہ و احساس کو پیش نظر رکھا ہے۔

امید کہ ان کی اس کاوش کو بنظر استحسان دیکھا جائے گا۔

”پردیس بیٹھا عزیز شاعر“

ابوبکر قدوسی (مدیر مکتبہ قدوسیہ لاہور)

داماد علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ

پورب سے کرن پھوٹتی ہے اور پچھمی نہال ہو جاتے ہیں کہ سویرا ہو گیا، ایسے ہی یہ نعت سنی اور میرے تن من میں سویرا ہو گیا۔ کتنے برس ہوئے کاشف کو دیکھتے سنتے اور پڑھتے، لیکن جب یہ نعت سنی تو جانا کہ ابھی تو کاشف کو چھونا باقی ہے کہ پاس ہوتا گلے سے لگاتا، ماتھا چومتا پھر پاس بٹھا کر حسرت سے دیر تک دیکھتا کہ کاشف بچے تو کیسا قسمت والا نکلا کہ آقا علیہ السلام کی نعت یوں لکھی کہ ہم جیسے عاصی بھیگی برسات آنکھوں سے سن سن کر نہال ہو رہے ہیں۔

جی یہ کاشف شکیل ہے، ہمارا وہ پار پردیس بیٹھا عزیز شاعر اور لکھاری کہ جو ہمارے دل کے قریب تر ہے۔۔ جب جب دیکھا

اور پڑھا خوشی ہوئی۔ کچھ ماہ گزرے کہ یہ نعت سننے کو ملی تب ہی بہت اچھا لگا اور آج اس سے بڑھ کر اعزاز کہ اس نعتیہ مجموعہ کلام پر چار لفظ لکھنے کی سعادت بھی میرے نصیب میں آئی۔

شاعری میں صنف نعت گوئی ہم مسلمانوں کے ہاں ایسے ہی ہے جیسے کسی آبادی میں خوبصورت مسجد، اور ہمارے کاشف اس مسجد کو سجانے والے۔

کاشف شکیل ابھی نوجوان ہیں اور ان کی فنی زندگی کا آغاز ہے، اور خوشی ہے کہ ان کی شاعری کا پہلا مجموعہ نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے سامنے آ رہا ہے۔۔ ہماری بہت ساری دعائیں ان کے لیے۔۔۔

ابوبکر قدوسی

12 مارچ 2023

'فردوس سخن' پر کچھ باتیں

محمد ہاشم خان (مشہور افسانہ نگار اور نقاد)

اس وقت میرے سامنے نوجوان شاعر عزیزم کاشف شکیل کا مجموعہ کلام ہے جسے میں اس کی طباعت اور ضخامت کے لحاظ سے مذاقاً QR کوڈ کہتا ہوں۔ پس محبت سے ملفوف یہ 'کیو آر کوڈ' میرے سامنے ہے، عبارت پر نظر پھیلتی جارہی ہے اور چشم تصور کی حیرانی بھی۔ کہاں میں بندۂ روسیاہ، ابھاگا اور نابکار اور کہاں اللہ اور اس کے رسول کی شان میں کاشف کا یہ کشف نامہ۔ معصیت میں غرق مجھ جیسا خفتہ بخت اور حب رسول میں مگن یہ سرمستِ سخن۔ چشم عاری نے یہ دن بھی دیکھنے تھے، گردش افلاک یوں زبون وخوار ہونے کے سامان فراہم کرتی ہے، انفعال و پشیمانی کا احساس اس طرح بھی شرمندہ تقدیر ہوگا یہ نہ تو میرے تصور میں تھا اور نہ ہی واہمہ اتنا فراخ تھا۔ یہ غوغائے رستا خیز یقیناً بے جا اور غیر مطلوب ہے لیکن جب غوغائی کاشف شکیل ہو تو پھر یہ بخت نارسا جہاں لے جائے، یہ محبت ہے کیا کیا جائے۔

جب سیئات اور حسنات ایک جگہ جمع ہوں تو یہ مشکل تو پیش آنی ہے کہ لب اظہار وا نہیں ہو سکتے اور اگر کھلے تو پھر سلیقہ کہاں سے لائیں، ہم انا پسند، ہم نفس پرست، فصلِ خزاں میں لالۂ تازہ کی ہوس رکھنے والے، اپنے ہی نقش پا کے عقیدت گزار لوگ، کچھ اور دیکھنے کو بصارت کہاں سے لائیں، شرح صدر ہو تو بیان کے کچھ قرینے بھی آئیں کہ فی الحال ناطقہ سر بہ گریباں، خامہ انگشت بدنداں، اور ذہن زندان بنا ہوا ہے۔ فکر کے سارے دریچے بند ہیں مگر دشتِ خیال میں کہیں دور بہت دور خوابوں سے معمور ایک کھڑکی ہے جو روشن ہے، ایک حیرت سرا ہے عقیدت کی اقلیم میں، عالم امکان سے ماورا، تمنا کا دوسرا قدم ہے، نقشِ کف پائے اطہر سے منور۔ ایک روزن ہے جہاں سے حب رسول کی روشنی آتی ہے اور مرکزِ کائنات کو تاباں رکھتی ہے۔
یہ تو بات ہوئی خیال کی لیکن جب سامنے پڑے حروف سیاہ کو لفظ نہیں عقیدت کا پیکر سمجھیں گے تو ایک اور روزن دکھائی دے گا: جذبات کی معصومیت کا روزن۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ معصومیت کے اس روزن سے چھن چھن کر جو الفاظ آ رہے ہیں ان میں کاشف کے حسن جذبات

کا غازہ بھی شامل ہے۔ یہ جذبات نقش بر آب نہیں، نقش در خواب نہیں، یہ کاشف کا ایقان و اعتقاد ہیں۔

بلاشبہ کاشف کا یہ مجموعہ فنی نقائص سے پاک نہیں، کاشف شکیل کو ابھی کارگہ شیشہ گری، آشوبِ آگہی، وبالِ شوریدگی اور جہان دیروز و امروز کی گیلی آگ میں مزید سلگنے کی ضرورت ہے تبھی شاعری کیمیا اور کرامت میں تبدیل ہوگی اور جب ایک بار شاعری اپنے خزانے کا در کھول دے گی تو جو چاہیں چھانٹ کر لے آئیں؛ خواہ حمد ہو یا نعت، نظم ہو غزل ہو، قصیدہ یا مرثیہ جو بھی ہوگا وہ یقیناً مثل درِ نایاب ہوگا۔

چونکہ میں نے اوپر ذکر کیا ہے کہ اس مجموعے کی عمدہ ترین خاصیت جذبات کی معصومیت ہے جو منہج سلف کے تغار میں صیقل ہو کر یہاں تک آئی ہے اس لیے فنی محاسن اور شعری نقائص وغیرہ سے قطع نظر جب یہ دیکھیں گے کہ کاشف نے خیال کی ورجینیٹی کو آلودہ ہونے سے بچا لیا ہے تو پھر یہ ساری کاوش 'چیزے دیگری' نظر آئے گی۔ کاشف کے جذبات کی سادگی اس کے کلام کا حسن ہے اور یہ وہ کمال ہے جو بہر صورت خراج تحسین کا متقاضی ہے۔

خیال کی یہ ورجینٹی یقیناً دیکھنے کی چیز ہے کہ فی زمانہ زمانے کا یہ نیرنگ خال خال ہی نظر آتا ہے۔ جہاں کاشف کی عمر کے بچے لہو و لعب میں مبتلا ہوں، لب ورخسار سے آگے سوچنے کا ویژن نہ رکھتے ہوں، اپنی ذات اور اس کی مقصدیت سے ناواقف ہوں وہیں کاشف جیسے تخلیقی ذہن کا حب رسول میں مبتلا ہونا اور منظوم پیرایے میں اظہار کرنا واقعتاً ایک لمحہ فکریہ ہے۔ زمانے کی موجودہ روش کے مطابق اسے بہ آسانی ذہنی انحراف کہہ سکتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ روش کے خلاف چلنے کی ہمت واستقامت کتنے لوگوں میں ہوتی ہے؟ کاشف کا کائنات کے ساتویں در پر قدم رکھنا اسٹیریوٹائپ کے خلاف ایک اسٹیٹمنٹ ہے۔ یہ ایک اسٹیٹمنٹ ہے کہ وہ بے چہرہ ہجوم کا حصہ نہیں، فکری طور پر سماج کے اوسط ذہن سے ایک پایہ بلند ہے کہ وہ فکری حسیت و مدرکت کا نقیب ہے، شناخت اس کا مقدر ہے۔ یہ مجموعہ اس لائق ہے کہ اسے پڑھا جائے اور اس نوجوان شاعر کے جذبات کو خراج تحسین پیش کیا جائے۔

یہی ہے بس دعا یا رب

ترے ہی نام سے ہر کام کی ہے ابتدا یا رب
ملے مجھ کو رضا تیری، یہی ہے بس دعا یا رب
تیرے ہی نام سے آغاز ہے اس زندگانی کا
ترے ہی نام پر ہو موت یعنی انتہا یا رب
مجھے دنیا میں جینے کا سلیقہ تو عطا کر دے
جواب تک ہو چکی ہیں، درگزر کر دے خطا یا رب
ترے انعام سے ہی مجھ کو مل سکتی ہے یہ جنت
کجا جنت تری اور میری بدکاری کجا یا رب
بروز حشر تیرے عرش کا سایہ ملے مجھ کو
میں مجرم ہوں میں عاصی ہوں یہی ہے التجا یا رب
میں کاشف ہوں مجھے تو ذکر کا جذبہ عطا کر دے
ترا ہی ذکر ہے میرے ہر اک غم کی دوا یا رب

ہر اک شے سے نرالا ہے

خدا کے نام سے جو مہربان و رحم والا ہے
جو ہر اک وصف میں اعلیٰ، ہر اک شے سے نرالا ہے

وہ خالقِ کل جہاں کا ہے وہ مالک کن فکاں کا ہے
وہ جس کی قدرت کامل کا اک مظہر ہمالہ ہے

مسخر کر دیا جس نے فلک کو، چاند تاروں کو
وہ جس کے نور سے اس کارخانے میں اجالا ہے

جہالت کے اندھیروں میں بھٹکتے جن و انساں کو
محمد مصطفےٰ کو بھیج کر جس نے سنبھالا ہے

وہ جس کے فضل سے کاشف نے "فردوسِ سخن" لکھی
سخن میں جس نے اپنا اک، الگ اسلوب ڈھالا ہے

تری حمد کہتے کہتے

میں اس جہاں سے جاؤں تری حمد کہتے کہتے
جنت میں مسکراؤں تری حمد کہتے کہتے
جب قبر کے گڑھے میں سب مجھ کو ڈال جائیں
تاریکیاں بھگاؤں تری حمد کہتے کہتے
توحید کو بسا کر اور شرک کو مٹا کر
میں دل کا نور پاؤں تری حمد کہتے کہتے
مری مدح ہو رہی ہے، عقبیٰ سنور رہی ہے
اجر و ثواب پاؤں تری حمد کہتے کہتے
قرآن میں ہیں ہر سو تیری صفات یارب
آیات گنگناؤں تری حمد کہتے کہتے
جذبات کو مرے ہو حسنِ بیان حاصل
الفاظ چن کے لاؤں تری حمد کہتے کہتے
کاشف کی یہ دعا ہے ترا ذکر ہو مسلسل
تری باتیں میں سناؤں تری حمد کہتے کہتے

جس نے ''کُن'' کہا فقط

مری عبادتوں کا مستحق ہے وہ خدا فقط
برائے خلقِ کائنات جس نے کن, کہا فقط
میں اس کی حمد کرسکوں دل وزباں سے ہر گھڑی
یہی ہے آرزو مری یہی ہے التجا فقط
جو حشر میں خدا کہے سنا تو اپنی داستاں
تو کہہ سکوں کہ میں رہا ترا فقط ترا فقط
ترے ہی دم سے زندگی کی ساری لذتیں ملیں
مری تمام مشکلوں میں تو ہی آسرا فقط
فرشتے میری روح کو نکالنے جو آئیں تو
زباں سے لا الہ الا انت ہو ادا فقط
اے کاشف اس بہشت میں خدا کو دیکھنے کے بعد
مری نگاہ چاہتی ہے دیدِ مصطفےٰ فقط

ہم رب جہاں کے نام سے

ابتدا کرتے ہیں ہم رب جہاں کے نام سے
جس نے مالا مال فرمایا ہمیں اسلام سے
رحمۃ للعالمیں پر جاں فدا کرتے ہیں ہم
دین سکھلایا جنہوں نے اپنے ہر اک کام سے
دل میں اصحاب نبی کی ہے محبت مَوجزن
بھائی بھائی ہو گئے تھے رب کے جو انعام سے
ان صحابہ کے توسط سے ہمیں مذہب ملا
نور پھیلایا جنہوں نے دین کے پیغام سے
تابعی ہر اک معزز ہے ہمارے واسطے
جس کے صدقے دیں ملا ہم کو بڑے آرام سے
کیا کہے کاشف بھلا علماء دیں کی شان میں
ذکر کرتا ہے خدا جن کا بڑے اکرام سے

الٰہی حمد جو تیری

الٰہی حمد جو تیری تمام ہو جائے
تو مغفرت کا مری انتظام ہو جائے
دعا ہے مجھ پہ جہنم حرام ہو جائے
ترا کرم ہو تو جنت مقام ہو جائے
الٰہی میرا یہی ایک کام ہو جائے
کہ حج پہ جانے کا کچھ اہتمام ہو جائے
بروزِ حشر کہ پانی کو روح ترسے جب
مرے نصیب میں کوثر کا جام ہو جائے
ہر ایک قوم و وطن کی ثقافت و آئین
میں چاہتا ہوں کہ تیرا پیام ہو جائے
کلامِ پاک یہی سوچ کر میں پڑھتا ہوں
ترا کلام ہی میرا کلام ہو جائے
کبھی نہ ترسے گا روٹی کو آدمی کاشف
پرندوں جیسا توکل جو عام ہو جائے

مناجات در بارگاہ رب السماوات

تری ذات سے رہبری چاہتا ہوں
اطاعت بھری زندگی چاہتا ہوں
گناہوں سے بوجھل ہوا جا رہا ہوں
خدایا کرم گستری چاہتا ہوں
جلا بخش یارب مرے مردہ دل کو
ترے ذکر سے زندگی چاہتا ہوں
نہ دولت کی چاہت، نہ فاقے سے نفرت
الٰہی میں ذوق علی چاہتا ہوں
سبھی خارزاروں سے دامن چھڑا کر
ترے در سے وابستگی چاہتا ہوں
مجھے ذوق ایمان و علم ویقیں دے
میں عاصی ہوں رب، بندگی چاہتا ہوں
یہ کاشف دعاؤں میں کہتا ہے ہر دم
جناں میں جوارِ نبی چاہتا ہوں

مرے خدا

مرے خدا مرے خدا — میں رو رہا مرے خدا
شکستہ دل کا آئنہ — بکھر رہا مرے خدا
کہاں ہے تو، ترا کرم — میں ڈھونڈتا مرے خدا
وہ غنڈہ گردی کر رہے — میں بھاگتا مرے خدا
بجھا بجھا ہے زہر میں — وطن مرا مرے خدا
لہو لہو ہیں اہل دیں — جدا جدا مرے خدا
سزا نہ دے خطاؤں کی — تو آسرا مرے خدا
جہاں ہیں ہم وہیں ستم — کرم دکھا مرے خدا
ہوا ہے دین کا علم — جھکا جھکا مرے خدا
دعائیں اور شکایتیں — تو سن رہا مرے خدا

طلب وفا کی کر رہا
یہ بے وفا مرے خدا

میری سانسیں ہیں بے شک۔۔۔

میری سانسیں ہیں بے شک اسی کے لیے
جس نے پیدا کیا بندگی کے لیے

ہر عبادت ہو یارو خدا کے لیے
ہر اطاعت ہو اس کے نبی کے لیے

اہل سنت کی عظمت تو دیکھو ذرا
جام کوثر نہیں بدعتی کے لیے

چاند تاروں سے اس نے سجایا فلک
پھول پیدا کیے دلکشی کے لیے

اس نے قرآن پڑھنا سکھایا ہمیں
قبر کی کوکھ میں روشنی کے لیے

کوئی مشرک ہو کافر ہو بے دین ہو
روزیاں کیں میسر سبھی کے لیے

سجدہ خالق کو کرنا ہے کاشف فقط
باغ فردوس میں زندگی کے لیے

رحمت کا جب ذکر ہوا تو

رحمت کا جب ذکر ہوا تو ذہن میں آئی تیری ذات
ابرِ کرم جب جب برسا تو ذہن میں آئی تیری ذات
ہاں مولیٰ بس تیری ذات، اے اللہ بس تیری ذات

باغ میں جب بلبل چہکا تو ذہن میں آئی تیری ذات
گلشن, میں جب گل مہکا تو ذہن میں آئی تیری ذات
ہاں مولیٰ بس تیری ذات، اے اللہ بس تیری ذات

ندیوں کے بہتے پانی بس تیری حمد سناتے ہیں
بحر میں مدوجزر اٹھا تو ذہن میں آئی تیری ذات
ہاں مولیٰ بس تیری ذات، اے اللہ بس تیری ذات

اونچے پربت کے سینے سے بہتے چشموں کو دیکھا
جھرنوں کا جب گیت سنا تو ذہن میں آئی تیری ذات
ہاں مولیٰ بس تیری ذات، اے اللہ بس تیری ذات

جب بھی تیرے کاشف نے "فی انفسکم" کے پیشِ نظر
اپنے نفس پہ غور کیا تو ذہن میں آئی تیری ذات
ہاں مولیٰ بس تیری ذات، اے اللہ بس تیری ذات



نعت کس کی گنگنائیں

نعت کس کی گنگنائیں آپ کے ہوتے ہوئے
لو بھلا کس سے لگائیں آپ کے ہوتے ہوئے

اس محبت کے صلے میں آبِ کوثر چاہیے
تشنگی سے مر نہ جائیں آپ کے ہوتے ہوئے

چار سو ہے نفسی نفسی کی صداؤں کا ہجوم
ہم کسے شافع بنائیں آپ کے ہوتے ہوئے

دل فدا ہے آپ پر آقا مرے مولیٰ مرے
نقدِ جاں کس کو چکائیں آپ کے ہوتے ہوئے

آپ سے سچی محبت ہی تو ہے وجہِ نجات
کیوں کسی سے دل مِلائیں آپ کے ہوتے ہوئے

آپ کی مسجد میں جا کر ہم جھکائیں گے جبیں
کیوں کسی جا اور جائیں آپ کے ہوتے ہوئے

دولتِ دیدار سے محروم دل کی ہے پکار
دن پرانے لوٹ آئیں آپ کے ہوتے ہوئے

اس قدر فتنوں کی زد میں ہیں مسلماں آج کل
یہ کسی کے ہو نہ جائیں آپ کے ہوتے ہوئے

آرزو کاشف کی ہے محفل سجی ہو خلد میں
اور ہم نعتیں سنائیں آپ کے ہوتے ہوئے

فداک ابی و امی یا رسول اللہ

تجھ سا کوئی نہیں اے مرے مصطفیٰ

آؤ پڑھ لیں ذرا رک کے صلِّ علیٰ
گونج اٹھے درودِ نبی سے خلا
ہے درود نبی ہر مرض کی شفا
تجھ سا کوئی نہیں، اے مرے مصطفیٰ
اے مرے مصطفی اے مرے مجتبیٰ
جب ترا ہمقدم ڈھونڈنے کو گیا
دیکھ مہتاب حیراں مجھے ہو گیا
بادلوں میں نہ جانے کہاں کھو گیا
تجھ سا کوئی نہیں، اے مرے مصطفیٰ
اے مرے مصطفی اے مرے مجتبیٰ
آپ کی شان میں کنکری نے کہا
پیڑ نے چل کے خود ہی گواہی دیا

چاند دو ٹکڑے ہو کر یہ کہنے لگا
تجھ سا کوئی نہیں، اے مرے مصطفیٰ
اے مرے مصطفی اے مرے مجتبیٰ

دیکھو عثمان نے مال و زر دے, دیا
اور فاروق نے آدھا گھر دے دیا
یار نے گھر کا ہر خشک وتر دے دیا
تجھ سا کوئی نہیں، اے مرے مصطفیٰ
اے مرے مصطفی اے مرے مجتبیٰ

روشنائی ہو دریا قلم ہو شجر
ہو گی کاشف نہیں نعت پوری مگر
اس حقیقت کا اقبال سب نے کیا
تجھ سا کوئی نہیں اے مرے مصطفیٰ
اے مرے مصطفی اے مرے مجتبیٰ

نعتِ نبی پاک کہنے دو

زباں بے تاب ہے، نعتِ نبی پاک کہنے دو
یہ غزلیں، مرثیے، نظمیں تم اپنے پاس رہنے دو

میں نعت مصطفی سے باز ہرگز آ نہیں سکتا
بھلے تم درہم و دینار یا سونے کے گہنے دو

محبت بے تحاشا ہے مگر اعمال بے حد کم
مرے دل کو تڑپنے دو مری آنکھوں کو بہنے دو

میں جنت میں جمال مصطفی نزدیک سے دیکھوں
مجھے دنیا میں محرومی کا یہ آزار سہنے دو

ملے گی لذتِ حبِّ محمد تم کو اے کاشف
جہاں بھر کی محبت کا صنم خانہ تو ڈھہنے دو

نعت ہے نذرانہ

مخلوق میں ہر اک سے تجھ کو ہی سِوا جانا
دل ہے ترے قدموں میں اور نعت ہے نذرانہ

سچ ہے کہ رہا تیرا اللہ سے یارانہ
دنیا نے نہیں دیکھا لیکن ترا اِترانا

ہو حشر میں سیرابی، حاصل ہو شفاعت بھی
اے ساقیِ کوثر بس تیرا ہی کہا مانا

امّت کے لیے تو نے کس درجہ ستم جھیلا
طائف کا بیاں سن کر میں ہوگیا دیوانہ

خوابوں میں مجھے تیرا دیدار میسر ہو
میں صلّ علیٰ پڑھ کر چوموں تجھے مستانہ

اللہ "رفعنا لک" قرآن, میں کہتا ہے
تو شمعِ رسالت ہے میں ہوں ترا پروانہ

دنیا کی سیاحت کا کچھ شوق نہیں لیکن
کاشف کی یہ خواہش ہے دیکھے ترا کاشانہ

مجھے بھی شوق ہے

مجھے بھی شوق ہے آقا کی ایک نعت لکھوں
کلام پاک میں وارد سبھی صفات لکھوں

سیاہ زلف کی تفسیر ایک رات لکھوں
رخِ رسول کو میں نورِ کائنات لکھوں

بنام طٰہٰ و یسین، بنام سرورِ دیں
حیات ہی نہیں عرصہ گہہِ حیات لکھوں

میں ذات پاک کی طاعت کو آخری دم تک
سکونِ قلب لکھوں، موجبِ نجات لکھوں

نوازشاتِ نذیر و بشیر لکھ لوں جب
جمالیات لکھوں اور خصوصیات لکھوں

ثنائے احمد مرسل میں محو ہو جاؤں
خدا کے بعد فقط آپ ہی, کی ذات لکھوں

وہ بھی اتنی رات گئے

آنکھیں بھیگیں دل دھڑکا ہے وہ بھی اتنی رات گئے
شانِ نبی کا ذکر چھڑا ہے وہ بھی اتنی رات گئے
بادِ صبا رحمت میں ڈوبی، چاند ہے دریا میں اترا
باغ میں بلبل نعت سرا ہے وہ بھی اتنی رات گئے
سارے نبیوں کا خاتم وہ، سید اولادِ آدم
چاند کی کرنوں نے یہ کہا ہے وہ بھی اتنی رات گئے
سن لو جابر بن سمُرہ سے حسن نبی کا اک منظر
حسن نبی مہ سے بھی سوا ہے وہ بھی اتنی رات گئے
عائشہ صدیقہ کہتی ہیں روئے نبی کو دیکھتے ہی
جیسے سورج جھانک رہا ہے وہ بھی اتنی رات گئے
نعتِ نبوی سے اے یارو! دل پر نور برستا ہے
کاشف بھی نعتیں لکھتا ہے وہ بھی اتنی رات گئے

آپ سے بڑھ کر کوئی نہیں

سارے جہاں میں سب سے افضل، آپ سے بڑھ کر کوئی نہیں
طاہر و اطہر کامل و اکمل آپ سے بڑھ کر کوئی نہیں

حسانِ بنِ ثابت نے یہ شعر کہا کتنا پیارا
خَلق و خُلق میں احسن و اجمل آپ سے بڑھ کر کوئی نہیں

ان کا پسینہ بھر کر شیشی میں کہتی ہیں ام سلیم
خوشبو پیکر، پورا صندل آپ سے بڑھ کر کوئی نہیں

مسئلہ کوئی بھی ہو یارو، دین کا ہو یا دنیا کا
سب سے اچھا اس کا فیصل آپ سے بڑھ کر کوئی نہیں

آپ سے الفت رکھنے والے دنیا بھر میں ہیں کاشف
ہر سو ہو جس نام کی ہلچل آپ سے بڑھ کر کوئی نہیں

سلام تم پر

عظیم رہبر! بزرگ و برتر! تو ہر قلم میں، ہر اک زباں پر
ہزار باتیں ،مگر تو محور یہ دہر قطرہ ،تو ہے سمندر
نظر میں تو ہی،تو دل کے اندر کوئی ہو میداں،تو ہے سکندر
تو فقر میں بھی،غریب پرور تو جان مصحف، تو ہی پیمبر
ثنا میں مشغول، ہر سخنور جدا ہو تجھ سے،تو روئے منبر
ترا ہی کلمہ، پڑھے ہے کنکر تری نظر سے جہاں منور
تری اطاعت،مرا مقدر دعا ہے پہونچوں،تمہارے در پر
ترے ہی ہاتھوں سے جامِ کوثر
پیے یہ کاشف بروز محشر

ذکر نبی کا کرنے والے

ذکر نبی کا کرنے والے، ہم ہیں غلام رحمت عالم
آج بتائیں گے سب کو ہم، کیا ہے مقام رحمت عالم
صلی اللہ علیہ وسلم، صلی اللہ علیہ وسلم

حق کی برکھا بن کر برسے، دشت و دمن میں، ہر گلشن میں
جہل کی ماری دھرتی نے تب، مانا نظام رحمت عالم
صلی اللہ علیہ وسلم، صلی اللہ علیہ وسلّم

علم کے ساقی، مرشد و رہبر، ساری خلقت میں بالاتر
مدح ہو جس کی ہر سو ہر دم، یوں تھا نام رحمت عالم
صلی اللہ علیہ وسلم، صلی اللہ علیہ وسلّم

اصحاب نبی سلطان بنے، وہ دونوں جہاں کی شان بنے
دین، و دنیا کا تھا مرکب، یارو جامِ رحمت عالم

صلی اللہ علیہ وسلم، صلی اللہ علیہ وسلّم

جان و عزت، مال و دولت ان پہ فدا کرتے ہیں ہردم
توقیر و تعظیم ہیں کرتے یوں ہے عوام رحمت عالم
صلی اللہ علیہ وسلم، صلی اللہ علیہ وسلّم

وحی تھی ہر اک بات نبی کی، صادق تھے وہ قول میں کاشف
خوشبو لہجہ، جادو جیسا، یوں تھا کلام رحمت عالم
صلی اللہ علیہ وسلم، صلی اللہ علیہ وسلّم

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

نعت نبی کی

نعت نبی کی
بات نبی کی
رحمتِ عالم
ذات نبی کی
سدرہ سے آگے
رات نبی کی
چاند سے سندر
لات نبی کی
ذریت تھی
سات نبی کی
ناممکن ہے
مات نبی کی
نسبتِ کاشف
جات نبی کی

بس باغ عدن رہ جائے گا

شعر کے سینے میں اک درد کہن رہ جائے گا
کیسے کہہ دوں نعت کے بِن میرا فن رہ جائے گا
نعت احمد سے قلم کو اذن گویائی ملی
نعت کہہ پایا نہ جو وہ بے سخن رہ جائے گا
مصطفی کے نام کی تاثیر ہے اشعار میں
ورنہ لفظوں میں کہاں وہ بانکپن رہ جائے گا
تم سے پوچھا جائے گا نام نبی جب قبر میں
اسم احمد کے بنا سارا جتن رہ جائے گا
دیکھو اصحابِ نبی کا حب نبوی میں کمال
لاکھوں درجہ دوران سے کوہ کن رہ جائے گا
شرک و بدعت سے تو اپنی روح کو آزاد کر
قبر کے پنجرے میں سب کا تن بدن رہ جائے گا

مصطفٰی کے ذکر میں جو منہمک ہو دم بدم
نار سے محفوظ وہ قلب و دہن رہ جائے گا
کاشفِ بے مایہ کی یہ نعت اگر مقبول ہو
پھر مقام اس کا تو بس باغ عدن رہ جائے گا

آتما

روح میرے جسم میں جیسے کوئی جن
جن بھی جو عفریت جیسا
اے مسیح وقت تو نے روح دیکھی ہے کبھی
روح یعنی "امر ربی" حکم رحمان و رحیم
روح یعنی استعارہ حریت کا، لطف کا، لافانیت کا
قید ہو کر جب پہونچتی ہے حصار جسم میں
دل کی دھڑکن پاؤں کی زنجیر بن جاتی ہے اور سانسیں گلے کا طوق

سزاوار ہوں آقا

میں تیری محبت میں گرفتار ہوں آقا
مانا کہ گنہگار خطا کار ہوں آقا

اشکوں سے وضو کرنے کو تیار ہوں آقا
ویسے تو سزا کا میں سزاوار ہوں آقا

اس دل میں محبت تری نادار نہیں ہے
کیوں پھر بھی زمانے میں سرِ دار ہوں آقا

ہر دھوپ گوارا ہے تری راہ پہ چل کر
بدعت کی ہر اک چھاؤں سے بیزار ہوں آقا

نعتوں کے وسیلے سے مرا، نام ہوا ہے
میں ورنہ فقط ذرہ بے کار ہوں آقا

ہے رب سے دعا حشر میں جب تشنہ لبی ہو
تب ساغرِ کوثر سے میں سرشار ہوں آقا

میں اپنے لیے گرچہ ہوں غفلت کا مجسم
لیکن تری توقیر میں بیدار ہوں آقا

یہ قلب، یہ گھربار، یہ عزت یہ لہو سب
تجھ پر نہ فدا ہوں تو میں غدار ہوں آقا

کاشف یہی کہتا ہے ہر اک نعت میں اپنی
محشر میں شفاعت کا طلب گار ہوں آقا



ذکر ان کا ہوتے ہی دل مرا ہُمکتا ہے

ذکر ان کا ہوتے ہی دل مرا ہُمکتا ہے
لب پہ نعت آتے ہی نور سا چمکتا ہے
ریشمی بدن پر تھا خوشبوؤں کا پیراہن
کیوں نہ دیکھ پایا میں، جی مرا سسکتا ہے
مصطفی کی باتیں ہوں، مجتبی کی نعتیں ہوں
ماہ جب نکلتا ہے، مہر جب ڈھلکتا ہے
میں درود پڑھتا ہوں، روح گنگناتی ہے
دل, مرا منور ہے، تن بدن مہکتا ہے
ذکر کو "رفعنا لکُ" جب خدا نے کہہ ڈالا
کیسے مدح ممکن ہو من مرا ہچکتا ہے
آپ کی محبت میں، آپ کی اطاعت میں
جاں مری چہکتی ہے، دل مرا دھڑکتا ہے
نعمتیں تو جنت میں ہیں بہت مگر کاشف
آپ کو جو سوچوں میں، رخ, مرا دمکتا ہے

صلی اللہ علیک وسلم

تیری یاد میں آنکھیں پُرنم　　آقا تجھ پر قرباں ہیں ہم
صلی اللہ علیک وسلم، صلی اللہ علیک وسلم

باطل ہر دم ہارا تجھ سے　　گرچہ لگایا پورا دم خم
صلی اللہ علیک وسلم، صلی اللہ علیک وسلم

تیرے نور سے دنیا روشن　　شافع محشر، رحمت عالم
صلی اللہ علیک وسلم، صلی اللہ علیک وسلم

خاک مدینہ خوش قسمت ہے　　تیرے پاؤں کو چومے ہر دم
صلی اللہ علیک وسلم، صلی اللہ علیک وسلم

نفسی نفسی کے عالَم میں　　حشر میں اونچا تیرا پرچم
صلی اللہ علیک وسلم، صلی اللہ علیک وسلم

مجھ کو نہیں بھاتا کوئی بھی　　میرا تو ہی امامِ اعظم
صلی اللہ علیک وسلم، صلی اللہ علیک وسلم

ایک نماز ہزار برابر مسجدِ سیّدِ وُلدِ آدم
صلی اللہ علیک وسلم، صلی اللہ علیک وسلم

تجھ پہ درود و سلام کا پڑھنا میرے ہر اک زخم کا مرہم
صلی اللہ علیک وسلم، صلی اللہ علیک وسلم

فخر ہے مجھ کو حال پہ اپنے حب نبی میں مستم مستم
صلی اللہ علیک وسلم، صلی اللہ علیک وسلم

گانے باجے سے نفرت ہے مجھ کو بھائے نعت کی سرگم
صلی اللہ علیک وسلم، صلی اللہ علیک وسلم

ایک دعا ہے آخری دم تک لکھتا رہوں میں نعت مکرم
صلی اللہ علیک وسلم، صلی اللہ علیک وسلم

کاشف کے دل کی ہر دھڑکن تیرے ذکر میں جاری پیہم
صلی اللہ علیک وسلم، صلی اللہ علیک وسلم

اے مرے پاک پیمبر

اے مرے پاک، پیمبر اے شہ جن و بشر
نہیں دنیا میں کوئی تیرا نظیر و ہمسر

تو مری جان، مری شان مری عزت ہے
میرا ایمان، مرا مان، مری نسبت ہے
میرا اسمان مرا گیان مری دولت ہے
اہل اسلام کا اکلوتا ہے تو ہی دل بر
اے مرے پاک، پیمبر اے شہ جن و بشر

قطرہ قطرہ ہے جہاں اور سمندر ہے تو
اہل ایماں کے لیے ساقی کوثر ہے تو
ہم گنہگار ہیں اور شافع محشر ہے تو
سارے انسانوں کا جنوں کا تو ہی ہے رہبر
اے مرے پاک، پیمبر اے شہ جن و بشر

ترے طیبہ کی زیارت ہی سعادت ہے مری
تیری ہر آن غلامی میں سیادت ہے مری
ذکر کرنا ترا ہر دم یہی عادت ہے مری
سارے عالم میں نہیں کوئی بھی تجھ سے بہتر
اے مرے پاک, پیمبر اے شہ جن و بشر
اے مبشر، اے معلم اے رسول رحمت
جانِ احسان، خوش انداز، سراپا رأفت
تو محبت، تو شرافت ، تو مکمل برکت
حشر میں تیری شفاعت سے سنور جائے سفر
اے مرے پاک پیمبر اے شہ جن, و بشر
ایک اک بات تری وحی خدا ہوتی ہے
ساری مخلوق کو خالق کی ندا ہوتی ہے
بات حق ہی ترے ہونٹوں سے ادا ہوتی ہے
تجھ پہ قربان ہیں کاشف کے دل و جان وجگر
اے مرے پاک پیمبر اے شہ جن و بشر

نعت احمد کا اہتمام کرو

الفت و آشتی کو عام کرو
دعوت دیں کا، اہتمام کرو

یہ ہے سنت رسول رحمت کی　　جو بھی گزرے اسے سلام کرو
پڑھ کے سمجھو کلام پاک کو تم　　چومنے تک نہ احترام کرو
حسن اخلاق کے بنو پیکر　　اور لوگوں کو تم غلام کرو
زندگی کا بھروسہ کچھ بھی نہیں　　زندگانی نہ یوں تمام کرو
نفس امارہ سے نہ ہو مغلوب　　اور شیطاں کو بے، مرام کرو
اپنا روزہ، نماز و موت و حیات　　خالص اللہ کے ہی نام کرو
دعوئے عشق میں جو سچے ہو　　سنتوں کا بھی التزام کرو

اب غزل گوئی چھوڑ دو کاشف
نعت احمد کا اہتمام کرو

نبی کیلئے قرباں ہونا

مال و دولت سے نہیں درد کا درماں ہونا
جاہ و منصب سے نہیں قلب کا فرحاں ہونا
عیش و عشرت کا نہیں میرے لیے کچھ معنی
قصرِ سلطانی پہ مجھ کو نہیں نازاں ہونا
مجھ کو دولت، نہ حکومت، نہ وزارت مطلوب
اور نہ قارون، نہ فرعون، نہ ہاماں ہونا
مہ جبینوں کی ملاقات ہے اب کس کو عزیز؟
اب تو بے سود ہے نظّارہ خوباں ہونا
قلب کے واسطے دونوں ہی برابر ٹھہرے
لذتِ وصل کا ہونا، غمِ ہجراں ہونا
رنجشیں اپنی جگہ پر مجھے تجھ سے، لیکن
اے زمانے! مجھے آتا نہیں نالاں ہونا
اپنے اللہ سے بس ایک ہی خواہش ہے مری
جانِ کاشف کا نبی کے لیے قرباں ہونا

خاک پائے محمد ہے سارا جہاں

چاند تارے ہیں کیا، کیا ہے یہ آسماں
خاک پائے محمد ہے سارا جہاں

سید الانبیاء، سید انس و جاں
ان کی عظمت پہ قربان کون و مکاں

جو محبت شریعت مخالف ہو وہ
ہے اکارت، زیاں، رائیگاں رائیگاں

آپ کو غیب داں ہم نہیں مانتے
اور نہ مقصود تخلیق کون و مکاں

آپ خاکی ہیں اور خاک میں دفن ہیں
ہے مگر نقش پا آپ کا آسماں

آپ کے سر ہے ختم نبوت کا تاج
آپ شمس الضحیٰ، رحمت کل جہاں

کاشف اب کیا لکھے آپ کی نعت میں
ختم جملے ہوں جب اور آنسو رواں

شب کو سویر کر

نعت نبی کی بزم میں خوشبو بکھیر کر
باطل توجّہات کو پل بھر میں زیر کر
ناموسِ مصطفیٰ پہ جو آئے ذرا بھی آنچ
جان و جہاں لٹانے میں بالکل نہ دیر کر
کاغذ پہ میں نے احمدِ مرسل جہاں لکھا
ہالہ بنا دیا ہے فرشتوں نے گھیر کر
تو داستانِ بدر و حنین و احد سنا
گیدڑ جو ہو گئے ہیں انھیں پھر سے شیر کر
مدحِ رسولِ پاک سے زلفِ ادب سنوار
نورِ رسولِ پاک سے شب کو سویر کر
آقا کی نذر کر دیا کاشف نے، جان و دل
اپنی نگاہ سارے زمانے سے پھیر کر

دل مبتلائے رنج ہے

دل مبتلائے رنج ہے ممکن ہے یوں علاج
کر دیجئے عطا مجھے خاکِ مدینہ آج

چبھنے لگے ہیں مجھ کو یہ دنیا کے تخت و تاج
جب سے ہوا ہے دل پہ میرے مصطفیٰ کا راج

میرا امام صاحبِ کوثر ہی ہے فقط
محشر میں اے خدا مری رکھ لیجیے گا لاج

بستر کے واسطے رکھے پتے کھجور کے
آقائے نامدار کا سادہ تھا یوں مزاج

سب مال و زر لٹا دیا اللہ کے لیے
یہ بھی ہوا کہ خود کو میسر نہ تھا اناج

اے صاحبانِ شعر و ادب چھوڑیے غزل
اردو ادب میں دیجیے نعتوں کو اب رواج

اللہ جس کی مدح میں آیات بھیج دے
کاشف ادا نہ ہو سکے اس کا کبھی خراج

تری نعت کہتے کہتے

تہِ آب و گِل رہا ہے تری نعت کہتے کہتے
یہ گلاب کھل رہا ہے, تری, نعت کہتے کہتے
جو بھٹکتا پھر رہا تھا سرِ دشت ہائے دنیا
وہ خدا سے مل رہا ہے تری نعت کہتے کہتے
مجھے ہوش ہی نہیں کچھ کہ کہاں ہوں کون ہوں میں
مرا دل نہ دل رہا ہے تری نعت کہتے کہتے
مجھے یوں لگا فرشتہ کوئی میرے پاس آ کر
یہیں مستقل رہا ہے تری نعت کہتے کہتے
مجھے کچھ نہیں سلیقہ میں ہوں کاشفِ دِوانہ
مرا دل خجل رہا ہے تری نعت کہتے کہتے

یہی چاہتی ہے نگاہِ سوالی

الٰہی دکھا دے وہ روضے کی جالی
یہی چاہتی ہے نگاہ سوالی

جہاں محوِ راحت مرا مصطفیٰ ہے
وہ جس کا نسب ساری دنیا سے عالی

ہے قرآن اخلاق جس رہنما کا
وہ پیکر مثالی وہ ذاتِ کمالی

غریبوں کا حامی، یتیموں کا ملجا
وہ جس کا بھکاری نہ لوٹا ہے خالی

خدا نے رؤف و رحیم اس کو لکھا
وہ جس کی نگاہیں جلالی جمالی

وہ عفو و کرم کا پیمبر وہ محسن
انہیں بھی دعا دی جو دیتے تھے گالی

اذانوں میں مذکور وہ ذاتِ اقدس
جسے ڈھونڈتی تھی نگاہِ بلالی

سراجاً منیرا وہ شمعِ فروزاں
وہ جس نے دلوں کی محبت کما لی

پسینہ تھا جس کا شہِ مشک و عنبر
وہ خوشبو سراپا وہ چہرہ ہلالی

وہ جس کی محبت نے, کاشف کے دل میں
بسا دی ہے اپنی وہ صورت نرالی

دل کی مری دھک دھک

شاید کہ یہی کہتی ہے دل کی مری دھک دھک
ہمسر کوئی دنیا میں نہیں ہے ترا بے شک
ورفعنا لک ذکرک و رفعنا لک ذکرک

وہ دھول جو قدموں کو ترے چوم چکی ہو
میرے لیے ہر شے سے زیادہ ہے مبارک
ورفعنا لک ذکرک و رفعنا لک ذکرک

اب جذب کہیں، وجد کہیں یا کہیں الفت
بس ایک ہی آیت ہے مرے دل سے زباں تک
ورفعنا لک ذکرک و رفعنا لک ذکرک

یہ جاں مری حاضر ہے مگر سن لے مخالف
پہونچے نہ ذرا بھی مرے آقا کو کوئی زک
ورفعنا لک ذکرک ورفعنا لک ذکرک

اصحابِ نبی بس یہی کہتے رہے ہردم
ہیں دل کا سکوں اور ہیں آنکھوں کی وہ ٹھنڈک
ورفعنا لک ذکرک ورفعنا لک ذکرک

کاشف کی تمنا ہے کہ جنت میں کسی روز
سرکارِ دوعالم کی صدارت میں ہو بیٹھک
ورفعنا لک ذکرک ورفعنا لک ذکرک

ورفعنا لک ذکرک

مخلوق نے دیکھا نہیں تجھ سا کوئی اب تک
اللہ نے کر دی ہے تری ذات مبارک
ورفعنا لک ذکرک ورفعنا لک ذکرک

والشمس ہو واللیل ہو طٰہٰ ہو کہ یاسیں
قرآن کے الفاظ تری شان میں بے شک
ورفعنا لک ذکرک ورفعنا لک ذکرک

احزاب ہو، طائف ہو یا ہوں بدر و احد بھی
امت کے لیے کوششیں تیری رہیں انتھک
ورفعنا لک ذکرک ورفعنا لک ذکرک

ہر فعل ترا وحیِ مبارک سے منور
ہر قول ترا دیتا ہے دل پر مرے دستک
ورفعنا لک ذکرک ورفعنا لک ذکرک

رب سے، یہی اک کاشفِ عاصی کی دعا ہے
جنت میں تری دید سے دل کو ملے ٹھنڈک
ورفعنا لک ذکرک ورفعنا لک ذکرک



امتی امتی

بے وفا امتی ، رو رہا ہے نبی
صرف تیرے لیے صرف تیرے لیے
زخم کھا کر دعائیں جو دیتا رہا
وہ سراپا صفا، وہ وفا ہی وفا
اس کے رحم وکرم کی نہیں انتہا
بے وفا امتی ، رو رہا ہے نبی
صرف تیرے لیے صرف تیرے لیے
امتی امتی کہہ کے فریاد کی
قید سے اس نے دنیا یہ آزاد کی
پھر بھی امت نے عقبیٰ ہی برباد کی
بے وفا امتی ، رو رہا ہے نبی
صرف تیرے لیے صرف تیرے لیے

رب نے جبریل کو بھیج کر یوں کہا
دیکھو کیا چاہتا ہے مرا مصطفیٰ
میں نے سن لی ہے اپنے نبی کی دعا
بے وفا امتی ، رو رہا ہے نبی
صرف تیرے لیے صرف تیرے لیے
اک دعا ہر نبی کو ہوئی جو عطا
مصطفیٰ نے بچا کر رکھی وہ دعا
ہم, گنہگاروں کے واسطے یا خدا
بے وفا امتی ، رو رہا ہے نبی
صرف تیرے لیے صرف تیرے لیے
نعتیں لکھنا ہے کاشف کی پہچان اب
مصطفیٰ میں بسی ہے مری جان اب
حب نبوی میں ڈوبیں یہ انسان سب
بے وفا امتی ، رو رہا ہے نبی
صرف تیرے لیے صرف تیرے لیے

دیارِ حبیب

نظر کے سامنے جب میرے آقا کا دَیار آیا
مجھے خوش قسمتی پر کیا بتاؤں کتنا پیار آیا
ادھر ہے مسجد نبوی ادھر روضے کی جالی ہے
لگا جیسے کہ جنت کو قرینے سے نِہار آیا
یہاں صدیق پہلو میں یہاں فاروق بازو میں
جوارِ مصطفیٰ میں آخر ش ان کو قرار آیا
نبی جب تک نہ آئے عام سا اک شہر تھا یثرب
محمد مصطفیٰ کی ذات انور سے نکھار آیا
مرا دل تھا فسردہ، ذہن بوجھل، روح آشفتہ
درود مصطفیٰؐ پڑھ کر میں سارا غم اتار آیا
ترے کوچے سے گزرا تو مرے لب پر بہ فرطِ شوق
فدا تجھ پر مری دنیا" یہ کلمہ بار بار آیا
مری بے نور آنکھوں کے لیے سرمہ ہے اے کاشف
نبیؐ پاک کے قدموں کے نیچے جو غبار آیا

پرانوار صحابہ ہیں

پیغمبر کی ذات اقدس کا اظہار صحابہ ہیں
شرک و بدعت اور ضلالت سے بیزار صحابہ ہیں
ملت احمد مرسل کے اعلیٰ معمار صحابہ ہیں
نور نبوت کے سب سے اونچے مینار صحابہ ہیں
امت میں سب سے بہتر، افضل، اول، اعلیٰ، اکرم
محسن ملت، مخزن علم و باکردار صحابہ ہیں
صدیق و فاروق وغنی اور فاتح خیبر ذات علی
بعد رسول اکرم کے مرجع یہ چار صحابہ ہیں
اصحاب نبی سب عادل ہیں، برحق اور ثقہ بھی ہیں
فقہ وحدیث وقرآں کے بحر ذخار صحابہ ہیں
ابن ابی سفیان و مغیرہ، ابن عاص و بوموسیٰ
باطل کی شہ رگ پر خالق کی تلوار صحابہ ہیں
جو بھی ان کا دشمن ہے وہ دین کا دشمن ہے کاشف!
رفض ونصب کی تاریکی میں پرانوار صحابہ ہیں

منقبت عثمان رضی اللہ عنہ

دنیا کا خزانہ ہے اور دین کی دولت بھی
عثمان پہ ہے رب کی رحمت بھی، عنایت بھی
اخلاص کے پیکر ہیں، ایثار کے خوگر ہیں
ہیں فخر مروت بھی اور رشکِ سخاوت بھی
رب ان سے ہوا راضی، وہ رب سے ہوئے راضی
دنیا میں خلافت دی، عقبیٰ میں ہے جنت بھی
دو نور ملے ان کو دربار نبوت سے
لوگوں کو بتاتی ہے عثمان کی عظمت بھی
اسلام کی خدمت میں رہتے تھے سدا آگے
حاصل ہے انھیں پہلی ہجرت کی سعادت بھی
اللہ نے لکھی تھی عثمان کی قسمت میں
قرآں کی تلاوت بھی اور جام شہادت بھی
کاشف کی دعا ہے یہ، گستاخِ غنی پر ہو
اللہ کی لعنت بھی، اور لعنتِ خلقت بھی

امی عائشہ کے لیے

جن کے قدموں تلے سارے مومنین کی جنت ہے
مہر و وفا کا نام ہے صدیقہ عائشہ
جود و سخا کا نام ہے صدیقہ عائشہ
قرآن جن کی عفت و عصمت بیاں کرے
صدق و صفا کا نام ہے صدیقہ عائشہ
فقہ و خبر میں رہبرِ اصحاب مصطفیٰ
فیضِ خدا کا نام ہے صدیقہ عائشہ
قول و عمل ہر ایک میں وہ رشکِ مومناں
حسن ادا کا نام ہے صدیقہ عائشہ
رب نے منافقین کو دھتکار کر کہا
حق کی صدا کا نام ہے صدیقہ عائشہ
ہم مومنوں کو فخر ہے کاشف کہ ماں ہیں وہ
یعنی شفا کا نام ہے صدیقہ عائشہ

منقبت سیدنا امیر معاویہؓ

جس کو ملے خدا سے مقامات فاضلہ
بے شک معاویہ ہیں وہ پیارے معاویہ

امت کے وہ امین و وفادار و داہیہ
ہیں کاتبین وحی میں شامل معاویہ

اسلامی بحریہ کے وہ موجد، وہ نابغہ
اسلام کے سپاہی ہیں حضرت معاویہ

کفار کی صفوں پہ تھے تیغ الٰہیہ
خشکی ہو یا تری ہو تھے فاتح معاویہ

گونجے گا ان کا نام سرِ شہر و بادیہ
خلفائے راشدین کے پیرَو معاویہ

وہ نسبتی برادرِ سردار انبیاء
یعنی ہمارے ماموں ہیں حضرت معاویہ

رب سے یہ التجا تھی کہ "اجعلہ ہادیاً"
دیکھو دعاء نبوی مجسم معاویہ

وہ ہیں محبّ احمد و محبوب کبریا
جس سے حَسن نے صلح کی وہ ہیں معاویہ

عباس کے پِسَر نے ذرا دیکھو کیا کہا
اس دور کے فقیہ ہیں حضرت معاویہ

ملکوں کو فتح کرتی رہی ان کی بحریہ
امت کی آن بان ہیں حضرت معاویہ

کاشف خدا کرے کہ لکھے تو اک الفیہ
جس کی ہر اک ردیف ہو حضرت معاویہ

حضرت مرزا بیدل دھلوی کا ایک عبرت انگیز قصہ

آؤ لوگو میں سناتا ہوں تمہیں اک داستاں
فارسی میں حضرتِ بیدل سا ہے شاعر کہاں

نقل یوں ہے دہلوی بیدل نے لکھی ایک نعت
شہرہ جس کا ہو گیا تھا از زمیں تا آسماں

اہلِ دل اس نظم سے مسحور ہو کر رہ گئے
حب نبوی میں ہوا رقصاں ہر اک خورد و کلاں

ملنے بیدل سے چلا آیا زمین ہند پر
ایک ایرانی مسافر لے کے عشقِ بیکراں

آہ بیدل ! آہ اے دل ! چیختا وہ رہ گیا
جب ہوا بیدل کا چہرہ اس مسافر پر عیاں

اس نے دیکھا حلق کرتے حضرتِ بیدل کو ریش
ہوگیا مغموم اور کرنے لگا آہ و فغاں

میرے آقا آپ داڑھی کاٹتے ہیں کیوں بھلا
کیوں بہارِ سنت نبوی پہ لاتے ہیں خزاں

حضرت بیدل نے شوخی اور ظرافت سے کہا
چھیلتا ہوں ریش، کب چھیلا دل اہل جہاں

وہ فقیر باصفا گویا ہوا سن کر یہ بات
چھیلتے ہو تم دلِ احمد کو میرے مہرباں

دہلوی بیدل کے دل پر بات آ کر یوں لگی
جاگا احساس ندامت ہو گئے آنسو رواں

اس طرح اللہ نے بدلا دلِ بیدل کا حال
حضرتِ بیدل ہوئے بادِل یوں ہی کاشف میاں

چھوٹے بچوں کی نظم

بے شک حق ہے موت کا آنا
سب کو ہے دنیا سے جانا

اچھّے بُرے ہر کام کا اپنے عقبیٰ میں ہے بدلہ پانا
نیک ہوئے تو جنت قسمت ورنہ دوزخ میں ہے جانا
جنت میں ہر نعمت ہوگی پورا ہوگا خواب سہانا
جنت میں من چاہی چیزیں دودھ اور شہد کی نہریں پانا
پیپ، مواد اور تھوہڑ جیسا دوزخیوں کا ہوگا کھانا
نارِ جہنم توبہ توبہ مولیٰ! ہم کو اس سے بچانا
جنت میں خوشیاں ہی خوشیاں اور جہنم غم کا ٹھکانا

کاشف پر ہو تیری رحمت
جس نے تجھے معبود ہے جانا

۔۔۔ہم پاک پیمبر والے ہیں

ہم اہل کتاب وسنت ہیں ہم سارے جہاں سے نرالے ہیں
ہم اہل حدیث و اہل سلف ہم پاک پیمبر والے ہیں
ہم علم کی مشعل ہاتھ میں لے کر دنیا روشن, کرتے ہیں
ہم فن کو اپنا جسم بنا کر دین کو درپن کرتے ہیں
ہم عقل کے گھر میں رہتے ہیں، ہم فکر کو آنگن کرتے ہیں
عرفان کی بھٹی میں تپ کر پھر خود کو کندن کرتے ہیں
ہم فخر دو عالم کے وارث، ہم نور نبی کے ہالے ہیں
ہم اہل حدیث و اہل سلف ہم پاک پیمبر والے ہیں
ہم صدق و صفا کے پیکر ہیں، صدیق کی ہم پرچھائی ہیں
فاروق کے وصف حق گوئی کے ہم سب ہی شیدائی ہیں
عثمان غنی کے جود و سخا اور حلم کے ہم جویائی ہیں
ہم راہ علی کے رہ رو ہیں، ہم حیدر ہیں صحرائی ہیں

ہم سب ہیں محمد پر قرباں، ہم گورے ہیں یا کالے ہیں
ہم اہل حدیث و اہل سلف ہم پاک پیمبر والے ہیں
اس دین کی ہم تبلیغ کریں گے شہروں تک اور گاؤں تک
برسے گا جہاں میں نور ہی اب ہر دھوپ سے لے کر چھاؤں تک
تعلیم میں ڈوبیں گے ہم سب اب سر سے لیکر پاؤں تک
لڑتے ہی رہیں گے باطل سے ہم اس کے آخری داؤں تک
یہ جا کر کہہ دو دنیا سے ہم ظلم کے در کے تالے ہیں
ہم اہل حدیث و اہل سلف ہم پاک پیمبر والے ہیں
تم قتل کرو یا قید کرو، تم ظلم کی ہر تدبیر کرو
تم ہم کو سزائیں دینے میں تقدیم کرو تاخیر کرو
جانوں سے ہماری کھیلو تم چاہو تو کھلی تحقیر کرو
ہم جیتے مرتے ہیں حق کے لیے، باطل کی تم تشہیر کرو
ہم اہل جنوں ہیں اے کاشف، قرآن کے ہم متوالے ہیں
ہم اہل حدیث و اہل سلف ہم پاک پیمبر والے ہیں

والدین

میری جاں ہے میری ماں
میرے ابو میری شاں

دین و دنیا ان سے ہی — ان پہ قرباں کل جہاں
ماں کا آنچل کیا کہوں — جو ہوا رشکِ جِناں
ماں کی آنکھیں مامتا — اور دل ہے مہرباں
وہ خلوص و اُنس کا — ایک بحر بیکراں
چھاپ ہوں ابو کی میں — رب کا ہیں وہ ارمغاں
خاک, کا اک ڈھیر ہے — ان کے بِن یہ کن فکاں
لفظ ان سے سیکھے ہیں — ان سے سیکھا ہے بیاں

رب سے کاشف نے کہا
رکھ تو ان کو شادماں

ماں کے لیے

ترا وجود مرے واسطے سعادت ہے
جو تیرا ہو نہ سکا میں تو مجھ پہ لعنت ہے
تری نگاہِ محبت مرا علاجِ ملال
مری نمازِ اطاعت کی تو اقامت ہے
قدم کے نیچے ترے رب نے رکھ دی ہے جنت
تجھے تو دیکھنا اسلام میں عبادت ہے
ترے بغیر جو لمحہ گزارتا ہوں کہیں
عذاب ہے مری ماں، سچ کہوں اذیّت ہے
ترا کلام مرا جام، تیرا رخ مصحف
کہ نورِ قلب تو ہی اور تو تلاوت ہے
جہانِ عشق کی آرائشیں ہیں ایک طرف
مرے لیے تری ممتا فقط صداقت ہے
ہیں رب کی رحمتیں کاشف پہ ماں تری صورت
تری دعا سے مری, زندگی کی برکت ہے

جشن آزادی

آؤ بچو آزادی کا جشن منائیں مل کر کے
خوشیاں بانٹیں اور مُسکائیں پھولوں جیسا کھِل کر کے
رنگ ترنگا کا برسے ایسا کچھ کرتے ہیں ہم سب
امبر کو مائل کر کے اور دھرتی کو قائل کر کے
آؤ بچّو! جوانو، بوڑھو ! آؤ کھیلیں کودیں ہم
نغمے گائیں رقص کریں ہم بھنوروں جیسا دل کر کے
تتلی سے ہم رنگ چرائیں جگنو جیسا چمکیں ہم
جگمگ جگمگ کرتے ہوئے تاریکی کو زائل کر کے
آزادی کا نعرہ ہو اور جھنڈا اونچا ہمارا ہو
حق کو حق ثابت کر کے اور ظلم و ستم باطل کر کے
لاکھوں لوگوں نے شرکت کی ہاں جنگِ آزادی میں
نہرو، گاندھی، آزاد و بِسمل تھے لڑے سب مل کر کے
کاشف شکر کرو تم رب کا جس نے یہ آزادی دی
بھارت واسی جھوم رہے ہیں یہ نعمت حاصل کر کے

یومِ آزادی مبارک

یہ بلبلیں چہک رہی ہیں پندرہ اگست ہے
یہ قمریاں پھدک رہی ہیں پندرہ اگست ہے
بہار آج مست ہے، خزاں کا عزم پست ہے
یہ سنبلیں لہک رہی ہیں پندرہ اگست ہے
شجر کی شاخ شاخ پہ، چمن کے ہر گلاب پہ
یہ خوشبوئیں مہک رہی ہیں پندرہ اگست ہے
وطن کی خاک سے وفائے عہد کی قسم لیے
یہ دھڑکنیں دھڑک رہی ہیں پندرہ اگست ہے
فضائے مشکبار کی ہر اک ادا حسین ہے
ہوائیں بھی تھرک رہی ہیں پندرہ اگست ہے
کتابِ ہند کے ورق ورق پہ بوالکلام کی
یہ کوششیں جھلک رہی ہیں پندرہ اگست ہے
یہ جشن حریت کے لمحے کاشف آج آ گئے
نگاہیں سب چمک رہی ہیں پندرہ اگست ہے

26 جنوری

مہکی ہوئی فضا ہے، خوشبو بکھر رہی ہے
چھبیس جنوری ہے، چھبیس جنوری ہے

اس باغ کے مناظر پریاں بھی تک رہی ہیں
بھنوروں کے پاس کلیاں خود ہی مٹک رہی ہیں

ہر سو بہار آئی، چڑیاں چہک رہی ہیں
لمحوں میں پنکھڑی بھی گلنار ہو رہی ہے

چھبیس جنوری ہے، چھبیس جنوری ہے
اے بلبلو! اٹھو اب قومی ترانہ گاؤ

جمہوریت کا نغمہ گلشن میں گنگناؤ

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں سناؤ

اہل وطن کے دل میں احساس برتری ہے
چھبیس جنوری ہے، چھبیس جنوری ہے

ہر بھارتی کے لب پر جاری ہے ایک نعرہ
سارے جہاں سے اونچا پرچم رہے ہمارا

جمہوریت پہ حملہ ہم کو نہیں گوارا
اپنے وطن, پہ کاشف ! اپنی ہی سروری ہے

چھبیس جنوری ہے، چھبیس جنوری ہے

ہندوستاں منائے فرح و سرور کا دن

آئین کے وطن پر کامل ظہور کا دن
اسلاف کے لہو پر فخر و غرور کا دن

اس دن کی آبرو پر قربان زندگی ہے
چھبیس جنوری ہے، چھبیس جنوری ہے

خوانِ سخن پر جامِ کوثر

محسن ملت پروفیسر ڈاکٹر بہاء الدین صاحب (برطانیہ)

خوانِ سخن پر یوں تو ہر قسم کے اصناف پروسے جاتے ہیں مگر جب نعت کی صنف نظر آتی ہے تو محسوس ہوتا ہے کہ کسی نے جامِ کوثر پروس دیا ہے۔ بلاشبہ محبت رسول ہی وہ جذبہ جو دنیا کو دیکھنے کا نظریہ تبدیل کر دیتا ہے اور حقیقی معنوں میں دونوں جہان کی خیر و برکت کا باعث بنتا ہے اور یہ میرے لیے شرف کی بات ہے کہ اللہ نے مجھے 75 جلدوں میں تحریک ختم نبوّت لکھنے اور ذاتی خرچ پر طبع کرا کے اہل علم کے درمیان مفت تقسیم کرنے کی توفیق عنایت فرمائی۔ واضح رہے کہ تحریک ختم نبوت کی یہ 75 جلدیں صرف 1947ء تک کا احاطہ کرتی ہیں۔ وقت اور صحت نے اگر اجازت دی تو ان شاء اللہ آگے کی جلدوں پر کام ہوگا۔

عزیز گرامی کاشف شکیل سلمہ اللہ سے دلی محبت کی ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ یہ نوجوان محبت رسول کی بات کرتا ہے، تحریک ختم نبوت کے جیالوں سے عقیدت رکھتا ہے۔ اسی بنا پر یہ نوجوان بھارت کا پہلا عالم ہے جسے انٹرنیشنل ختم نبوت ریڈرز کلب برطانیہ کی جانب سے "ڈاکٹر بہاء الدین ایوارڈ" سے نوازا گیا۔ اس نوجوان کا یہ مجموعۂ کلام بنام "فردوسِ سخن" اپنی پہلی اشاعت میں ہی مقبول خاص و عام ہو چکا اور اب اس کا دوسرا ایڈیشن ان شاء اللہ انٹرنیشنل ختم نبوت ریڈرز کلب کی طرف سے بیک وقت بھارت اور پاکستان سے شائع کیا جائے۔ کاشف شکیل کے لہجے کی سادگی، اسلوب کی روانی، فکر کی تازگی اور جذبات کی صداقت دل موہ لینے کے لیے کافی ہے۔ اس نوجوان نے اس کم عمری ہی میں ہندو پاک کے اہل علم کے مابین اپنا امتیازی مقام محفوظ کر لیا۔ اللہ مزید ترقی عطا فرمائے آمین۔

فردوسِ سخن پر ہندو پاک کے کبار علماء نے اپنے حسین تاثرات لکھے ہیں اور اس کی خوبیوں کو اجاگر کیا ہے۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ عزیز مکرم کاشف شکیل -سلمہ اللہ- سے اپنے دین متین کا زیادہ سے زیادہ کام لے اور ہم سب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے جامِ کوثر نصیب کرے۔ آمین